



سوال

(360) ایسا جملہ غیر محتاط اور ناجائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں ایک کلمہ (قدرتی چشموں کا) پانی بوتلوں وغیرہ میں بھر کر سپلائی کرتا ہے۔ اس نے پہلے بڑے بڑے لورڈ تیار کروا کر شاہراہوں پر نصب کئے ہیں۔ لورڈ پر زمین سے پانی کا چشمہ بلنے کا منظر دکھایا گیا ہے اور یہ عبادت لکھی گئی ہے۔

(لَا زَالَ فِي عَالَمِنَا بَعْضُ هَبَاتِ الطَّبِيعَةِ)

”ہماری دنیا میں اب بھی فطرت کے عطیات موجود ہیں۔“

میں نے کہا کہ یہ عبارت شرعی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ ہمیں پانی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ فطرت نے نہیں اس طرح کے الفاظ تو کمیونسٹ بولا کرتے ہیں میں نے کہا ”وہ فطرت“ کیا پیر ہے جس کے بارے میں تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ وہ آزاد ارادہ کی مالک ہے اور وہ پانی وغیرہ بخشتی ہے؟ انہوں نے اس کے جواب میں کہا یہ ”عبارت“ مجاز کے طریقہ پر کہی گئی ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں اور بعض اسے صحیح بھی سمجھتے ہوں گے۔ جس سے ان کے عقیدہ کو خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو دوبارہ دین کی طرف آنے کی توفیق بخشنے اور صحیح عقیدہ رکھنے کی توفیق دے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ یا التباس نہ ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ لکھنا جائز نہیں کہ

(لَا زَالَ فِي عَالَمِنَا بَعْضُ هَبَاتِ الطَّبِيعَةِ)

”ہماری دنیا میں اب بھی فطرت کے عطیات موجود ہیں۔“

اگرچہ اس کے مجاز ہونے کا دعویٰ ہی کیا جائے۔ کیونکہ اس میں ایک طرح کی تلمیح ہے اور اس کی وجہ سے لوگ ملحدین کے افکار سے مانوس ہوتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے کافر اللہ کے وجود کے منکر ہیں اور وہ خیر و شر کی نسبت غیر اللہ کی طرف حقیقی معنی کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زبان اور قلم کو اس قسم کی عبارتوں سے بچائے تاکہ وہ اہل الحاد کے مظاہر میں شریک نہ ہو اور اس قسم کی باتوں سے دور رہے جو وہ اسلام کے خلاف آپس میں کرتے ہیں تاکہ ظاہری سیرت بھی شرک کی ملاوٹ سے پاک رہے اور



دلی عقیدہ بھی۔ مسلمان کا فرض ہے کہ لصیحت قبول کرے اور اپنی غلطی کو صحیح ثابت کرنے کیلئے باتینہ بنائے اور اپنے موقف کو جائز ثابت کرنے کیلئے بہانہ جوئی نہ کرے۔ کیونکہ حق ہی قابل اتباع ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے:

(إِيَّاكَ وَمَا يُعْتَدِرُ مِنْهُ)

”اس کام سے پرہیز کرو جس سے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ